ہدایات :

۱) ہر جواب سے پہلے متعلقہ سوال ضرور لکھیں۔

۲) ہر جواب نئے صفحے سے شروع کریں۔

سوال نمبر ۱۔ (الف) کسی ایک عنوان پر تفصیلی مضمون لکھیے۔ (10)

۱۔ بارش رحمت یا زحمت

۲۔ تعلیم نسواں کی اہمیت

۳۔ دور حاضر میں کمپیوٹر کی اہمیت

۴۔ کسی تاریخی مقام کی سیر

۵۔ اردو ذریعہ تعلیم

(ب) درج ذیل میں سے کوئی پانچ محاوروں کے معنی لکھیے اور جملوں میں استعمال کیجیے۔ (10)

۱۔ جی بھر آنا ۲۔ دل باغ باغ ہونا ۳۔ پھولے نہ سمانا ۴۔ راہ دکھانا

۵۔ سر پر اٹھانا ۶۔ جان میں جان آنا ۷۔ بات بنانا

سوال نمبر ۲۔ سر سید احمد خان کی ادبی خدمات پر روشنی ڈالیے۔ (20)

یا

ڈپٹی نذیر احمد کی زندگی کے مختلف گوشوں پر روشنی ڈالیے۔

سوال نمبر ۳۔ مرزا محمد رفیع سودا کے عہد پر روشنی ڈالتے ہوئے ان کے حالات زندگی پر نوٹ لکھیے ۔ (20)

یا

مرزا غالب کے سوانحی کوائف پر روشنی ڈالیے۔

سوال نمبر ۴۔ (الف) مندرجہ ذیل میں سے کسی ایک عنوان پر تفصیلی گفتگو کیجیے۔ (10)

۱۔ ایک خدا پرست شہزادی ۲۔ نصوح کی بیماری ۳۔ نام دیو مالی

(ب) مندرجہ ذیل میں سے کسی ایک نظم کا تجزیہ پیش کیجیے۔ (10)

۱۔ مفلسی ۲۔ گوپال کرشن گوکھلے ۳۔ نصیحت اخلاق

سوال نمبر ۵۔(الف)   مندرجہ ذیل میں سے دو اقتباسات کی مع سیاق وسباق وضاحت کیجیے۔ (10)

۱۔ اس مردِ خدا نے بے کس اور بے جان کر بہت سی تسلی دی۔ خاطر جمع کی اور آپ بھی رونے لگا۔ ملکہ نے جب غم خواری اور دل داری اس کی بے حد دیکھی، تب ان کے بھی مزاج کو استقلال ہوا۔ اس روز سے اس پیر مرد نے یہ مقرر کیا کہ صبح کو بھیک مانگنے کے لیے شہر میں نکل جاتا جو ٹکڑا پارچہ پاتا، ملکہ کے پاس لے آتا اور کھلاتا۔

۲۔ یہی حالت ہماری زندگی کے تمام نشیب وفراز میں پائی جاتی ہے۔ اسی کو 'جس کی لاٹھی اس کی بھینس' کہتے ہیں۔ اس کا نام مسابقت رکھا گیا ہے۔ اسی کو تہذیب کا علم یا تمدن کی فتح کہتے ہیں اور خدا جانے اور کیا کیا کہتے ہیں جن کی تفصیل کا یہ موقع تو تھا مگر بات یہ ہے کہ اس وقت مجھے خود یاد نہیں آتے ورنہ یقین مانیے کہ کسی نہ کسی طور پر ضرور سنا دیتا۔

۳۔ وہ صدیوں سے اسی سڑک پر چل رہی ہے، اُپلوں کا بوجھ اُٹھائے ہوء، کوئی اس کا بوجھ ہلکا نہیں کرتا، کوئی اسے ایک لمحہ ستانے نہیں دیتا ، وہ بھاگی جارہی ہے اس کی ٹانگیں کانپ رہی ہیں۔ اس کے پاؤں ڈگمگا رہے ہیں۔ اس کی جھریوں میں غم اور بھوک اور فکر اور غلامی اور صدیوں کی غلامی!

۴۔ لیکن افسوس یہ مسرت نصوح کو بہت ہی ذرا سی دیر تک نصیب ہوئی۔ دم بہ دم اس کی حالت ایسی ردّی ہوتی جاتی تھی کہ زندگی کے تمام تر احتمالات ضعیف ہو گئے۔ آخر چاروناچار اُس کو سمجھنا پڑا کہ اب دنیا میں چند ساعت کا مہمان اور ہوں۔

(ب)   مندرجہ ذیل میں سے کسی ایک شعر کی تشریح مع شاعر کے نام کیجیے۔ (05)

۱۔ اس گلشن ہستی میں عجب دید ہے لیکن
جب چشم کھلے گل کی، تو موسم ہے خزاں

۲۔ دل ہی تو ہے نہ سنگ نہ خشت، درد سے بھر نہ آئے کیوں
روئیں گے ہم ہزار بار ،کوئی ہمیں ستائے کیوں

۳۔ اگر یوں ہی دل یہ ستا تا رہے گا
تو اک دن مرا جی ہی جاتا رہے گا

(ج) مندرجہ ذیل میں سے کسی ایک بند کی تشریح سیاق وسباق کے حوالے سے کیجیے۔ (05)

۱۔ رکھتا ہے خاندان کی عزت کا وہ خیال نیکوں کا دوست صحبت بد سے نفور ہے
کسب کمال کی ہے شب وروز اس کو دھن علم وہنر کے شوق کا دل میں وفور ہے

۲۔ رہے گا رنج زمانے میں یادگار ترا وہ کون دل ہے کہ جس میں نہیں مزار ترا
جو کل رقیب تھا ہے آج سوگوار ترا خدا کے سامنے ہے ملک شرمسار ترا
پلی ہے قوم ترے سایۂ کرم کے تلے
ہمیں صیب تھی جنت ترے قدم کے تلے

۳۔ کیسا ہی آدمی ہو ، پرافلاس کے طفیل کپڑے پھٹے تمام، بڑھے بال پھیل پھیل
کوئی گدھا کہے اُسے، ٹھہراوے کوئی بیل منہ خشک، دانت زرد، بدن پر جما ہے میل
سب شکل قیدیوں کی بناتی ہے مفلسی

☆☆☆

152C7CB63CA8300FFA3732935A1C7F33